

سبزہ نہ چمن و یک خطِ پشت لب بام  
 رفعتِ نہمت صد عارف و یک اوجِ حصار  
 واں کے خاشاک سے حاصل ہو جسے یک پرکاش  
 وہ رہے مروحہ بالِ پری سے . بیزار  
 خاکِ صحرائے نجف، جو ہر سیرِ عرفا  
 چشمِ نقشِ قدم، آئینہٴ بخت بیدار  
 ذرہ اس گرد کا، خورشید کو آئینہٴ ناز  
 گرد اس دشت کی امید کو احرامِ بہار  
 آفرینش کو ہے واں سے طلبِ مستی ناز  
 عرضِ خمیازہ اکیس باد ہے ہر موجِ بہار  
 بادِ صبا کی مستی کا  
 کرشمہ ہے۔  
 مطلب یہ ہے  
 کہ سبزہ سیر کو بہار  
 ہمیں بتا رہا ہے  
 بادِ صبا نے مستی  
 کے عالم میں میناے  
 مے توڑ ڈالا اور  
 اس کے سبز سبز  
 ریزے پہاڑ کی  
 چوٹی پر بکھر گئے،  
 وہی تیغ کو بہار  
 کے جوہر بن گئے۔  
 واضح رہے کہ  
 میناے مے کی

### مطلع ثانی

فیض سے تیرے ہے اے شمعِ شبستانِ بہار  
 دل پروانہ چہراں پر ملبِل گلزار  
 شکلِ طاؤس کرے آئینہٴ خانہٴ پرواز  
 ذوقِ من جلوسے کے تیرے یہ مہاں شاعر  
 کرچوں کا سبز مہنا  
 بہار کا فیضان ہے۔  
 تیغ کو بہار اصلاً  
 پہاڑ کی چوٹی کو  
 کہتے ہیں، لیکن  
 ہمارا شاعر نے